



سوال

(326) صاحب قبر کی دو رکعتیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل حدیث کی تحقیق کیا ہے۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ، فَقَالَ: "مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ؟" فَقَالُوا: "فُلَانٌ، فَقَالَ: "رَكْعَتَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ"

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ قبر کس شخص کی ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: فلاں شخص کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قبر والے شخص کے نزدیک دو رکعتوں کا پڑھنا تمہاری دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (ایک سائل)

(رواہ الطبرانی فی الاوسط درجالہ ثقات مجمع الزوائد 2/516)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

امام طبرانی نے فرمایا:

"حدثنا احمد قال: حدثنا حفص بن عبد الله الحلواني قال: حدثنا حفص بن غياث عن ابى مالك الاشجعي عن ابى حازم (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ، فَقَالَ: "مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ؟" فَقَالُوا: "فُلَانٌ، فَقَالَ: "رَكْعَتَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ) لَمْ يَزِدْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، إِلَّا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، تَفَرَّدَ بِهِ: حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ"

(المعجم الاوسط ج 1 ص 503، 502 ح 924)

احمد بن حنبل (ص 496 ح 910) الحلواني (ص 471 ح 857) کا ذکر سیر اعلام النبلاء (13/578) میں بلا توثیق مذکور ہے دکتور محمد سعید البخاری نے کہا: مجھے اس کا سہرا نہیں ملا۔ (کتاب الدعاء ج 1 ص 153)

اس سند کے ایک راوی حفص بن غیاث مدلس تھے۔



حافظ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "وہ ثقہ مامون تھے سوائے یہ کہ وہ ہدلیس کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ 6/390)

حافظ اثرم نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا: بے شک حفص ہدلیس کرتے تھے۔ (تہذیب التہذیب ج 2 ص 359)

انھیں دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ (طبقات المدلسین تحقیقی 9 المرتبہ الاولیٰ) العلانی (جامع التحصیل ص 106) ابو زرعہ بن العزاقی (کتاب المدلسین: 13) السیوطی (11) ابو محمود المقدسی اور مفسر الدینی (التدلیس فی الحدیث 21/1) نے مدلسین میں ذکر کیا ہے۔

امام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لا نقبل من مدلس حدیثا حتی یقول فیہ: حدیثی: او سمعت"

پس ہم نے کہا: ہم کسی مدلس سے کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ حدیثی یا سمعت نہ کہے (یعنی سماع کی تصریح کرے۔) (الرسالہ ص 380 فقرہ 1035)

ابن الصلاح الشہر زوری نے لکھا:

"والحکم بانہ لا یقبل من المدلس حتی ینبہن قد اجراء الشافعی فین عرفناہ دلس مرۃ"

"اور حکم یہ کہ مدلس جب تک (تصریح سماع کا بیان نہ کرے اس کی روایت قبول نہ کی جائے، اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں جاری کیا جس نے صرف ایک دفعہ (جی) ہدلیس کی ہے۔

(علوم الحدیث لابن الصلاح ص 35 نوع 12)

یاد رہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا حفص بن غیاث کو غیر مدلسین (نظر النکت علی ابن الصلاح 2/637) اور المرتبہ الاولیٰ میں ذکر کرنا بلا دلیل ہے۔

خلاصہ یہ کہ درج بالا روایت دو علتوں کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔ (شہادت اپریل 2003ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1- اصول، تخریج اور تحقیق روایات - صفحہ 610

محدث فتویٰ